



سوال

(319) غیر اللہ کی نذر و نیاز اور گیارہویں کا ختم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

- 1- جانور زندہ بنا م بڑے پیر صاحب کے نامزد کر کے رکھنا، گیارہویں تاریخ کو نہلا کے ذبح کرنا اور کھانا پکا کے زمین لپ پوت کے تھال بھر کے رکھنا اور بڑی تعظیم سے کھڑے ہو کے اس کھانے پر فاتحہ پڑھنا اور اس وقت پیر صاحب کو وہاں حاضر و ناظر فریادرس جان کے مرادیں مانگنا درست ہے یا نہیں؟
- 2- وقت مصیبت کے بڑے پیر صاحب کو پکارنا کہ یا بڑے پیر میری مراد بر لئیے اور وقت پکارنے کے پیر صاحب کو سننے والا جاننا درست ہے یا نہیں؟
- 3- قبروں پر عرس کرنا اور چراغ بہت جلانا، روشنی ہر طرح کی کرنا اور تیل بہت خرچ کرنا اور کھانا مٹھائی چڑھانا اور راگ گانا اور قوال خوانی کرنا اور اہل قبور کو سننے والا جاننا درست ہے یا نہیں؟
- 4- مٹھیا کا چاول واسطے خرچ متعلق مسجد کے نکالا جاتا تھا، اس کو جو آدمی منع کر کے اُس چاول سے نیاز گیارہویں کرنے کو کہا، وہ آدمی کیسا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جانور زندہ بنا م بڑے پیر صاحب کے نامزد کر کے رکھ کر گیارہویں تاریخ کو نہلا کے ذبح کر کے اور کھانا پکا کے زمین لپ پوت کے تھال بھر کے رکھ کر بڑی تعظیم سے کھڑے ہو کے اس کھانے پر فاتحہ پڑھنا اور اس وقت پیر صاحب کو وہاں حاضر و ناظر و فریادرس جان کے مرادیں مانگنا اور وقت مصیبت کے بڑے پیر صاحب کو پکارنا کہ یا بڑے پیر میری مراد بر لئیے اور وقت پکارنے کے پیر صاحب کو سننے والا جاننا اور قبروں پر عرس کرنا، چراغ بہت جلانا، روشنی ہر طرح کی کرنا اور کھانا مٹھائی چڑھانا اور اہل قبور کو سننے والا جاننا، یہ سب امور نادرست ہیں۔ کسی آیت یا مستند حدیث سے یا عمل صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے ثابت نہیں۔ اس لیے یہ بدعت و ضلالت ہیں۔ جو شخص ان امور کو جائز بتائے، محض جاہل اور قرآن و حدیث سے بے خبر ہے۔ اس قسم کے امور نہ خود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے ہیں نہ کسی کو ان کی تعلیم فرمائی ہے۔

جو شخص کہے کہ یہ امور درست ہیں، اس کو چھوٹا جانا چاہیے۔ وہ محض پیٹ کے واسطے بندگان خدا کو بہکاتا ہے اور یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ:

وَلٰكِن رَّسُوْلَ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّۦنَ ۝۴۰ ... سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

سے پیغمبر ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دی۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر ہوا ہے نہ ہوگا۔ جس قدر احکام خداوندی کہ بندوں کے حق میں مفید تھے، وہ سب



اللہ پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتار کر دین کو پورا کر چکا اور جب دین پورا ہو چکا، تب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا۔ اب جو کوئی احکام مذکورہ کے سوائے کوئی دوسرا حکم جاری کرے، وہ حکم ہرگز پابندی کے قابل نہیں ہے۔ اور کسی مسلمان کو اس حکم کا ماننا جائز نہیں ہے۔ مسلمان کو اس حکم کے ملنے سے بچنا چاہیے، ورنہ قیامت میں ضرور پکڑ ہوگی اور اللہ تعالیٰ پوچھے گا (ہم تو تمہارا دین پورا کر چکے تھے اور:

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ ... ۳ ... سورة المائدة

نازل کر کے اس کی اطلاع بھی دے دی تھی، پھر تم نے دین کو ناقض کیوں سمجھا اور ہماری بات کو باور کیوں نہ کیا، سچ کیوں نہ سمجھا؟) اس وقت اس کا کچھ جواب بن نہ آئے گا۔ گیارہویں کی نیاز کرنے کا بھی کوئی ثبوت قرآن مجید یا حدیث شریف سے نہیں ہے، اور مسجد کا بنوانا یا مسجد کی مرمت کرنا، اس کا بہت ثواب ہے، پس جو شخص اس مال کو، جو مسجد کے لیے نکالا گیا ہے، گیارہویں کی نیاز میں خرچ کرنے کو کہے، محض نادان اور بے خبر اور مناع خیر ہے۔

حدا ما عنہمی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04